

دار الافتاء جامعہ طہ

کتاب: الربوا	باب: ما يتعلق بالقمار	عنوان: میچ جیتنے پر انعام کا حکم
فتویٰ نمبر: 12008	تاریخ: 21:10:2023	نوعیت: بحسب الترتیب
مستفتی: عمار مسعود	مجیب: حامد ڈیروی	تصدیق و تصحیح: مفتی حماد فضل۔ جامعہ طہ لاہور مفتی محمد زکریا۔ جامعہ اشرفیہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال:- میچ جیتنے پر دوسری ٹیم سے انعام وصول کرنے کا کیا حکم ہے؟ تفصیل سے راہنمائی فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

الجواب باسم ملہم الصواب حامدا ومصليا

میچ جیتنے پر دوسری ٹیم سے انعام وصول کرنا اگر اس بنیاد پر ہو کہ جو ٹیم میچ جیتے گی وہ دوسری ٹیم سے انعام وصول کرے گی اور جو ہارے گی وہ پیسے دے گی تو یہ جو اور قمار ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ کیونکہ یہاں دو طرفہ شرط پائی گئی ہے اور اگر ایک طرفہ شرط ہو یعنی ایک ٹیم کہتی ہے کہ اگر ہم ہار گئے تو ہم آپ کو انعام دیں گے لیکن اگر ہم جیت گئے تو ہمیں کچھ نہیں ملے گا۔ تو یہ صورت جائز ہے۔

قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی سورۃ المائدہ۔ آیت 99۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

وفی احکام القرآن۔ ج 2 ص 653 دارالکتب۔ کانسٹی روڈ کوئٹہ

وقال قوم من أهل العلم: ((القمار كله من الميسر))۔ وأصله من تيسير أمر الجزور بالاجتماع على القمار فيه، وهو السهام التي يجيلونها، فمن خرج سهمه استحق منه ما توجه به علامة السهم، فرمما أخفق بعضهم حتى لا يحظى بشيء وينجح البعض فيحظى بالسهم الوافر؛ وحقيقة تملك المال على المخاطرة۔

وفی موسوعۃ التفسیر المأثور۔ ج 1 ص 75۔ دار ابن حزم

عن عبد الله بن عباس من طريق الضحاك قوله: ﴿وَالْمَيْسِرُ﴾، قال: القمار، كانوا يتقامرون في الجاهلية إلى مجيء الإسلام فنهاهم الله عن هذه الأخلاق القبيحة۔



(جاری ہے۔۔۔)

وفی حاشیہ ابن عابدین۔ ج 22۔ ص 83 مکتبہ رشیدیہ

صورتہ: أن يقال: إن سبقتها أخذ منها ألفاً أنصافاً، وإن لم يسبق لم يعطها شيئاً، وإن سبق كل منها الآخر فله مئة من مال الآخر، فلا يعطيها شيئاً إن لم يسبقها، ويأخذ منها الجعل إن سبقها، ويجوز أن يعكس التصوير أخذاً وإعطاءً۔

وفیما بینہما: أيهما سبق أخذ من صاحبه ما شرط له، وإن سبقه وجاء معاً فلا شيء لواحد منها۔ وإن سبق المحلل مع أحدهما، ثم جاء الآخر فلا شيء على من مع المحلل، بل له ما شرطه الآخر له، كما لو سبق، ثم جاء المحلل، ثم جاء الآخر ولا شيء للمحلل۔

وفی الفقه الإسلامي وادلت۔ ج 3۔ ص 562 مکتبہ رشیدیہ

اللعب: أ۔ يحرم بالاتفاق كل لعب فيه قمار وهو أن يغتم أحدهما، ويغرم الآخر، لأنه من الميسر أى القمار الذى أمر الله باجتنابه فى قوله تعالى ﴿ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ (المائدة 90) ومن تكرر منه ذلك سقطت عدالته، وردت شهادته۔ وإن أخرج أحدهما مالا على أنه إن غلب، أخذ ماله، وإن غلبه صاحبه، أخذ المال، لم يصح العقد۔

الجواب صحیح محمد زکریا
مفتی محمد زکریا دامت برکاتہم
مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور ۲/۱/۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح
مفتی حماد فضل عفی عنہ
نائب مفتی جامعہ طہ لاہور

والله اعلم بالصواب
کتبہ حامد ڈیروی
21 اکتوبر 2023

